حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے بند میں کونسے کافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس بند میں برسات، باغات، قطرات، گھات، کافیے استعمال ہوئے ہیں۔

(ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

جواب: تیسرے بند میں ردیف "ہرے بچھونے" ہے۔

(ج) چوتھے بند میں کونسا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: چوتھے بند میں ردیف نہیں ہے۔

(د) تیتر اللہ تعالی کی قدرت کیسے بیان کرتے ہیں۔

جواب: تیتر "سبحان تیری قدرت" پکار کر اللہ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

(ہ) گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد برسات کی کثرت کی طرف اشارہ ہے جس سے گلزار بھیگ جاتے ہیں اور سبزے نہا جاتے ہیں۔

2۔ شاعر نے نظم "برسات کی بہاریں" میں برسات کے جو مناظر بیان کئے ہیں، ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: **نظم "برسات کی بہاریں" کا خلاصہ**

نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل تھل ہوگیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے دُھل گئے۔ ہوا کے پُر سرور جھونکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھولتے نظر آتے ہیں۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حدِ نگاہ تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہیں بادل نظر آنے لگے۔ ہَوا کے ساتھ ساتھ گھنگور گھٹائیں چھانے لگیں ہواؤں پر بادل ہی بادل چھا گئے۔ برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہوگیا ہے اور جو جگہ بلندی پر ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سماں پیش کیا ہے۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو ہر طرف برسات کی آمد کی دھومیں مچی ہوئی ہیں۔ نظر میں یہی نقشہ ہے کہ چاروں طرف لہلہاہٹ ہے۔ چنانچہ برسات کی بہاروں نے پورے ماحول کو زبردست تروتازہ، خوشگوار اور خوبصورت بنا دیا ہے۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے نظارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اتنے خوبصورت نظارے پیدا کرسکے۔ تو ہی گل و گلزار کو خوبصورتی اور رنگینی بخشتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دلفریبی تو ایک طرف برسات کے حسین و دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیتر بھی حمد الٰہی میں مصروف ہوگئے ہیں ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر ثناء خوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

جواب: اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت اور اس کے فضل و کرم سے ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا ہے۔

4۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

برسات، لہلہاہٹ، گلزار، سبحان، جھجھاہٹ

جواب: بَرْسَات، لَہْلَہَاہَٹ، گُلْزَار، سُبْحَان، جُھَجُھَاہَٹ۔

5۔ مذکر اور مؤنث الفاظ کی نشاندہی کریں۔

مذکر الفاظ: بادل، سبزہ، گلزار، رنگ، تیتر

مؤنث الفاظ: ہوا، بہار، برسات، قدرت، گھٹا

6۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
سبزہ	سیاہی	لہلہاہٹ
بوندیں	بچھونے	جھجھاہٹ

بادل	سہان	مست
پانی	ماہی	جل تھل
ہرے	جل تھل	بچھونے
تیتر	مست	سہان
ماہ	جھجھاہٹ	ماہی
ابر	لہلہاہٹ	سیاہی

7۔ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار دہرایا جائے اسے "ٹیپ کا مصرع" طرح کہتے ہیں۔ اس نظم میں ٹیپ کے مصرے کی نشاندہی کریں۔

جواب: "کیا کیا مچی ہیں یارو ! برسات کی بہاریں" یہ ٹیپ کا مصرع ہے۔

8۔ نظم "برسات کی بہاریں" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: اس کا جواب سوال نمبر 2 میں دے دیا گیا ہے۔

9۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

لہلہاہٹ، جل تھل، گلزار، گھٹائیں، ماہ تابہ ماہی

جواب:

الفاظ	جملے
لہلہاہٹ	برسات کے موسم میں ہر طرف سبزے کی لہلہاہٹ نظر آتی ہے۔
جل تھل	موسلادھار بارش سے ہر طرف جل تھل ہوگیا۔
گلزار	انسان گل و گلزار کا دلدادہ ہے۔
گھٹائیں	آسمان پر کالی گھٹائیں ہر طرف پھیل گئیں۔
ماہ تابہ ماہی	موسلادھار بارش سے ماہ تابہ ماہی سب بھیگ جاتے ہیں۔

کسی چیز کو کسی خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند یا اس جیسا قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے خوبصورت چہرے کو پھول کی مانند قرار دینا۔ ارکان تشبیہ پانچ ہیں۔ پہلی چیز کو مشبہ، دوسری چیز کو مشبہ اور دونوں کے درمیان مشترک خوبی یا وصف کو وجہ شبہ کہتے ہیں۔ حرف تشبیہ اور غرض تشبیہ بھی تشبیہ کے ارکان ہیں۔ تشبیہ کا مقصد عام چیز کی خوبی کو واضح کرنا اور اس کی وضاحت کرنا ہے۔ تشبیہ سے بات میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور بیان دلچسپ ہو جاتا ہے۔

تشبیہ کی مثالیں دیکھیں:

(الف) اس کے دانت موتیوں کی طرح سفید ہیں۔

(ب) اس کے لب پھول کی طرح نازک ہیں۔

(ج) اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے۔

(د) اس کا قد سرو کی طرح لمبا ہے۔

(ہ) وہ لومڑی کی طرح چالاک ہے۔

ان مثالوں میں دانت، لب، دل، قد اور وہ (کوئی شخص) مشبہ ہیں۔ جبکہ موتی، پھول، پتھر، سرو، اور لومڑی مشبہ بہ ہیں۔ ان مثالوں میں بالترتیب سفیدی، نازکی، سختی، لمبائی، اور چالاکی تشبیہ کی وجوہات یا وجہ شبہ کی مثالیں ہیں۔